بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب مستطاب

مجمع الفضائل

جلد اوّل و دوئم

ترجمہ

مناقب علامہ ابن شہر آشوب

مترجم

سید المفسرین ادیب اعظم

مولانا سید ظفر حسن صاحب قبلہ امروہوی

(مصنف دوسو سترہ (۲۱۷) کتب)

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد ۲ کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب مستطاب

مجمع الفضائل

جلد اوّل

ترجمہ

مناقب علامہ ابن شہر آشوبؒ

مترجم

سید المفسرین ادیب اعظم

مولانا سید ظفر حسن صاحب قبلہؒ امروہوی

(مصنف دو سو سترہ (۲۱۷) کتب)

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد ۲ کراچی

سے سرفراز فرماتے رہیں گے تو ہم جلد اپنی منزل مقصود پر پہنچ جائیں گے۔ وما توفیق الا باللہ

دعاگو

احقرالزمن سید ظفر حسن نقوی

مترجم کتاب ہذا

ناشر .. .. ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ ناظم آباد ۵ کراچی

مطبع .. .. قریشی آرٹ پریس ناظم آباد ۵ کراچی

کتابت .. .. سید شبیہ الحسن نقوی امروہوی

سال اشاعت .. .. دسمبر ۲۰۰۲ء بار سوم

ہدیہ .. .. (۲۱۰) دوسو دس روپے

ہے اور ہمیں اپنے گھر کا محافظ و پاسبان بنایا اور لوگوں پر ہم کو حکومت عطا کی۔ میرا بھتیجا محمد بن عبداللہ جس کا قریش میں کوئی ثانی نہیں کسی کا قیاس اس پر نہیں کیا جا سکتا اگرچہ وہ مال میں کم ہے لیکن دولت تو جانے والی چیز ہے اس کا عنداللہ بڑا مرتبہ ہے اس کی خواہش خدیجہ سے عقد کی ہے اور خدیجہ کو بھی اس سے رغبت ہے پس اس کی تزویج کر دو اور مہر جو مانگو گے دیا جائے گا۔ میں اپنے مال سے دوں گا عاجل اور آجل دونوں۔ خویلد نے کہا ہم راضی ہیں اور ہم نے تزویج کر دی۔

فصل پنجم

بعثتِ رسول

آنحضرتؐ چالیس سال کی عمر میں مبعوث ہوئے اس کی چند صورتیں تھیں۔

(۱) رویائے صادقہ (۲) جبریل کی آواز بغیر ان کا وجود دیکھے تین سال تک یہی صورت رہی۔ جبریل ایک خبر کے بعد دوسری خبر آپ کو دیتے رہے۔ اس زمانہ میں قرآن کا نزول نہیں ہوا تھا۔ اس زمانہ میں آپ مبشر تھے مگر امت پر مبعوث نہ ہوئے تھے (۳) جناب خدیجہ کا ورقہ بن نوفل سے حضرت کا حال بیان کرنا اور اس کا یہ کہنا یہ علامات نبوت ہیں (۴) ذکر نبوت بغیر انذار اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ (سورہ الضحیٰ ۹۳/۱۱) یعنی جو امر نبوت سے متعلق ہوا ہے اسے بیان کرو (۵) امر و نہی کے ساتھ نزولِ قرآن ہوا لیکن اعلان کا حکم نہ تھا جب يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ (سورہ المدثر ۷۴/۱) کا نزول ہوا تو علی، خدیجہ، زید اور جعفر ایمان لائے (۶) جب آیہ فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَأَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ (سورہ الحجر ۱۵/۹۴) نازل ہوئی تو انذار کا حکم ملا۔ یہ واقعہ بعثت کے تیسرے سال کا ہے جب آیہ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ (سورہ الشعراء ۲۶/۲۱۴) نازل ہوئی تو آپ نے انذار کا کام شروع کیا (۷) جب تک آپ مکہ میں رہے سوائے طہارت و صلوٰۃ کے اور کوئی حکم شرع نازل نہ ہوا۔

معراج کے بعد پانچ وقت کی نماز فرض ہوئی یہ نبوت کے نویں سال کا واقعہ ہے ہجرت کے بعد روزے فرض ہوئے ماہ شعبان سنہ ۲ھ میں پھر تحویل قبلہ کا حکم ہوا پھر زکوٰۃ فطرہ، نماز عید اور ظہر کے بدلے نماز جمعہ کا، پھر زکوٰۃ اموال کا اور حج و عمرہ کا پھر حلال و حرام مباح و مستحب و مکروہ بتلائے گئے، پھر جہاد فرض ہوا پھر ولایت امیرالمومنین اور نزول آیہ اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ (سورہ المائدہ

فصل ششم

کیفیت نزول وحی

اس کی کئی صورتیں تھیں اوّل جرس کی سی آواز سنائی دیتی تھی اور جو کہا جاتا تھا حضرت اس کو یاد رکھتے تھے اور کبھی فرشتہ

بصورت انسان نظر آتا تھا اور حضرت سے کلام کرتا تھا۔ جب وحی آتی تھی تو حضرت کو ایسی آواز آتی تھی جیسے چھتہ سے شہد کی مکھیوں کے اڑنے کی۔ اگر سردی کے زمانہ میں وحی آتی تھی تو حضرت پر اتنا زور پڑتا تھا کہ آپ پسینہ پسینہ ہو جاتے تھے، چہرہ متغیر ہو جاتا تھا۔ سر جھک جاتا تھا اور اصحاب کے سر بھی جھک جاتے تھے جب نزول قرآن ہوتا تو آپ اپنی زبان اور ہونٹوں سے پڑھتے تھے جس سے آپ کو تکلیف ہوتی تھی اور سر درد کرنے لگتا تھا تو یہ حکم ہوا لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ (سورہ القیامہ ۱۶/۷۵) یہی مراد ہے اِنَّا سَنُلْقِيْ عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيْلًا (سورہ المزمل ۵/۷۳) سے مشہور ہے کہ جبریل حضرت پر ساٹھ ہزار بار نازل ہوئے۔

علی بن ابراہیم قمی نے لکھا ہے کہ جب آنحضرتؐ ۳۷ سال کے ہوئے تو کسی کہنے والے نے کہا جبکہ آپ خواب میں تھے یا "رسولؐ اللہ" ایک دن آپ وادی میں ابو طالب کی بکریاں چرا رہے تھے تو ایک شخص کو کہتے سنا یا رسولؐ اللہ۔ پوچھا تو کون ہے کہا میں جبریل ہوں خدا نے مجھے تمہاری طرف بھیجا ہے تاکہ خبر دوں کہ اس نے تم کو اپنا رسول بنایا ہے۔ آنحضرتؐ نے یہ واقعہ گھر آکر خدیجہ سے بیان کیا انہوں نے کہا مجھے امید ہے کہ آپ رسولؐ ہوں گے۔

پھر جبریل نازل ہوئے اور آسمان سے پانی برسا جبریل نے وضو رکوع و سجود کی تعلیم دی جب چالیس سال پورے ہو گئے تو ارکان نماز تعلیم کیے مگر اوقات کا تعیّن نہ ہوا پس آپ دو رکعت نماز ہر وقت میں پڑھا کرتے تھے۔

ابو میسرہ اور بریدہ سے مروی ہے کہ جب حضرت چلتے تھے تو آواز آتی تھی یا محمد۔ جناب خدیجہ سے کہا مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میری عقل میں کچھ فتور ہے جب تنہائی میں ہوتا ہوں تو ایک آواز سنتا ہوں اور ایک نور دیکھتا ہوں۔

محمد بن کعب سے مروی ہے کہ سب سے پہلے وحی رویائے صادقہ کی صورت میں ہوئی۔ پھر خلوت گزینی آپ کو مرغوب ہوئی اور آپ غارِ حرا میں رہنے لگے ایک روز آواز آئی یا محمد۔ حضرت غش ہو گئے۔ دوسرے دن پھر ایسی ہی آواز سنی آپ کانپتے ہوئے گھر آئے اور جناب خدیجہ سے کہا کہ مجھے کمبل اوڑھاؤ۔ مجھے اپنے ہوش میں فتور معلوم ہوتا ہے انہوں نے کہا آپ پریشان نہ ہوں خدا آپ کو رسوا نہ کرے گا کیونکہ آپ صلہ رحم بجا لاتے ہیں اپنے نفس پر سختی کرتے ہیں اور غریبوں کی مدد کرتے ہیں اور مہمان نواز بھی ہیں جناب خدیجہ آپ کو ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں، ورقہ نے حالات سن کر کہا یہ وہی فرشتہ ہے جو موسیٰ اور عیسیٰ پر نازل ہوا تھا۔ میں نے تین رات خواب میں دیکھا ہے کہ خدا نے مکہ میں ایک رسولؐ کو بھیجا ہے جس کا نام محمد ہے اس کا وقت ظہور آ گیا ہے اور میں لوگوں میں ان سے افضل کسی کو نہیں پاتا۔ یہ سن کر حضرت حرا کی طرف چلے گئے آپ نے وہاں یاقوت احمر کی ایک کرسی دیکھی اور موتیوں کی ایک سیڑھی۔

ورقہ نے جناب خدیجہ سے یہ بھی کہہ دیا تھا کہ جب محمد ایسی حالت میں آئیں تو تم اپنا سر کھول دینا۔ اگر کوئی نکلے تو فرشتہ ہے اور اگر نہ نکلے تو شیطان ہے چنانچہ جناب خدیجہ نے جب اپنی اوڑھنی ہٹا دی آنے والا چلا گیا جب اوڑھ لی لوٹ آیا۔

جب ورقہ نے حضرت سے فرشتہ کے حالات پوچھے اور آپ نے بتائے تو اس نے کہا یہی وہ ناموس اکبر ہے جو موسیٰ اور عیسیٰ

پر نازل ہوا تھا میں بشارت دیتا ہوں کہ تم نبی ہو جن کی بشارت موسیٰ اور عیسیٰ نے دی تھی تم نبی مرسل ہو تم کو جہاد کا حکم دیا جائے گا۔ ایک روز جبریل اس وقت نازل ہوئے جبکہ آنحضرتؐ علی و جعفر کے درمیان آرام فرما رہے تھے۔ جبریل آپ کے سرہانے تھے اور میکائیل پائینتی جب آپ بیدار ہوئے تو جبریل نے خدا کا پیغام آپ کو پہنچایا آپ نے پوچھا تم کون ہو کہا میں جبریل ہوں اس کے بعد جدھر جاتے تھے ہر درخت اور پتھر آپ کو سلام کرتا تھا اور تہنیت دیتا تھا اس کے بعد جب کبھی جبریل آتے تھے بغیر اذن داخل نہ ہوتے تھے۔

ایک روز جبریل آئے اور پہاڑ کے ایک پتھر کے اوپر نظر کی اس سے پانی کا چشمہ جاری ہو گیا جبریل نے اس سے وضو کیا اور رسول نے بھی کیا پھر نماز ظہر پڑھی یہ پہلی نماز ظہر تھی جو رسول نے ادا کی۔ امیرالمومنینؑ نے آنحضرتؐ کے ساتھ نماز پڑھی جب گھر میں آئے تو جناب خدیجہ نے وضو کیا اور نماز پڑھی۔

ایک روایت میں ہے کہ جبریل نے ایک ریشم کا ٹکڑا نکالا اور کہا پڑھو اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ (سورہ العلق ۱/۹۶) حضرت نے پڑھا۔ پھر جبریل و میکائیل کے ساتھ ستر ہزار فرشتے آنے لگے وہ ایک کرسی لائے اس پر آپ کو بٹھایا اور سر پر تاج رکھا اور کہا اللہ کی حمد کرو۔ جب آپ گھر کی طرف چلے تو ہر شے آپ کو سجدہ کرتی تھی اور سلام کی آواز آتی تھی۔ جب گھر میں داخل ہوئے تو سب گھر منوّر ہو گیا جناب خدیجہ نے پوچھا یہ کیسا نور ہے فرمایا یہ نور نبوت ہے کہو لا إله إلا الله محمد رسول الله جناب خدیجہ نے یہ کہا اور اسلام لے آئیں۔ حضرت نے فرمایا میں سردی محسوس کرتا ہوں انہوں نے لحاف اڑھا دیا آواز آئی یا أيها المدثر، حضرت اٹھے اور اپنے کانوں میں انگلی دے کر کہا الله أكبر الله أكبر جس نے سنا اس نے بھی یہی کہا۔

فصل ششم

دعوت ذوالعشیرہ

جب آیہ وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَكَ الْاَقْرَبِیْنَ (سورہ الشعراء ۲۶/۲۱۴) نازل ہوئی تو حضرت کوہ صفا پر تشریف لے گئے اور آپ نے قریش کو پکارا وہ جمع ہوئے اور پوچھا کیا معاملہ ہے فرمایا اگر میں تم کو خبر دوں کہ اس پہاڑ کے پیچھے سے دشمن آرہا ہے تو تم اس کی تصدیق کرو گے انہوں نے کہا ہاں ہم آپ کو صادق جانتے ہیں فرمایا میں تم کو خدا کے سخت عذاب سے ڈراتا ہوں ابولہب نے کہا تیرا برا ہو۔ اس بات کے لیے ہم سب کو بلایا تھا۔ اس پر سورۂ تبّت نازل ہوئی۔

قتادہ سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا میں آگاہ کرتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں تمہاری طرف اللہ کا رسول